THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

# معاصر منتخب عربی تفاسیر (پندرویں صدی ہجری) کا تقابلی منہج، امتیازی خصوصیات اور عصری تطبیق

# "RETHINKING CONTEMPORARY QUR'ANIC EXEGESIS: A COMPARATIVE STUDY OF METHODOLOGY, DISTINCTIVE FEATURES, AND MODERN RELEVANCE IN SELECTED 15TH-CENTURY(A.H) ARABIC EXEGESIS"

**1) Ilyas Salih**
Phd scholar Department of Islamic Studies, AWKUM,KP Pakistan.
ilyas.salih00@gmail.comemail
**2) Dr SaeedurRahman**
Assistant professor Department of Islamic studies AWKUM.

## Abstract

This study critically examines the following five prominent 15th-century (AH) Arabic Qur'anic exegeses:
1.Aysar al-Tafasir,2. Safwat al-Tafasir, 3.Al-Mu'in 'ala Tadabbur al-Qur'an al-Mubin,4. Hada'iq al-Ruh wa al-Rayhan, and 5. Al-Tafsir al-Wadih.
Using comparative and analytical methodology, the research highlights their distinctive approaches, methodological frameworks, and contemporary relevance. Findings indicate that these tafsirs effectively balance classical tradition with modern intellectual and social challenges, emphasizing accessibility, pedagogical clarity, and reform-oriented interpretation. The paper concludes that these works represent a significant evolution in Qur'anic exegesis, bridging tradition and modernity.

**Keywords:** Tafsir, Methodology, Contemporary Relevance, Comparative Study, Qur'anic Exegesis

## تمہید

علمِ تفسیر قرآن فہمی کا بنیادی ذریعہ ہے اور ہر دور میں مفسرین نے اپنے عہد کے تقاضوں کے مطابق قرآن کی تشریح کی ہے۔ پندرھویں صدی ہجری کی تفاسیر اس لحاظ سے اہم ہیں کہ ان میں روایت اور جدت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔

زیر نظر آرٹیکل پانچ اہم معاصر عربی تفاسیر کا تحقیقی مطالعہ پیش کرتا ہے: ایسر التفاسیر، صفوۃ التفاسیر، المعین علی تدبر القرآن المبین، حدائق الروح والریحان، اور التفسیر الواضح۔

تحقیق میں تقابلی اور تحلیلی منہج استعمال کیا گیا ہے تاکہ ان تفاسیر کے مناہج، امتیازی خصوصیات، اور عصری معنویت سمیت ان کی مصادر و مراجع کا جائزہ لیا جاسکے۔ نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ یہ تفاسیر کلاسیکی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید فکری اور سماجی تقاضوں کے مطابق تشریح پیش کرتی ہیں۔ ان کا اسلوب سادہ، واضح اور تدبری ہے، اور یہ اخلاقی و دعوتی پہلوؤں کے لیے بھی مؤثر ہیں۔

**منہجِ تحقیق:** اس تحقیق میں تقابلی، تحلیلی اور استقرائی مناہج اختیار کیے گئے ہیں تاکہ منتخب تفاسیر کے اسالیب اور خصوصیات کا جامع جائزہ لیا جاسکے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

1۔ایسر التفاسیر لکلام العلی الکبیر

تعارف:

یہ علامہ جابر بن موسیٰ ابو بکر الجزائریؒ کی تفسیر ہے۔ آپ الجزائر کے جنوبی شہروں کی ایک مشہور بستی "لیرہ" میں ۱۹۲۱ء میں پیدا ہوئے، اپنے شہر میں پرورش پائی اور ابتدائی تعلیم بھی وہی حاصل کی، فقہ میں مالکی مشرب و مسلک کے پیروکار تھے۔ بارہ سال کی عمر میں موصوفؒ نے حفظ قرآن مکمل کر لیا اور اس کے ساتھ ساتھ لغت اور فقہ مالکی کے کچھ متون بھی حفظ کر لئے، پھر آپ ایک مشہور شہر "سکرہ" کی طرف منتقل ہوئے اور وہاں کے مشائخ سے علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت حاصل کرنے کے بعد وہاں کے ایک ابتدائی مدرسہ میں منصب تدریس پر فائز ہوئے

اس کے بعد موصوف اپنے کنبہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مسجد نبوی ﷺ میں انہوں نے علماء و مشائخ کے علمی حلقوں میں بیٹھ کر ایک بار پھر اپنے اعلی علمی سفر کا آغاز کیا، مدینہ منورہ کے ان اساتذہ سے فیوض حاصل کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کو مکۃ المکرمہ کے ارباب اقتدار نے مسجد نبوی میں تدریس کی اجازت دے دی، چنانچہ انہوں نے مسجد نبوی میں اپنا علمی حلقہ قائم کر لیا جس میں وہ قرآن کی تفسیر، حدیث نبوی ﷺ اور فقہ اسلامی کی تعلیم دیتے تھے۔ یہ تفسیر ۵ جلدوں میں "مکتبہ العلوم والحکم" مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

**منہج:**

اس تفسیر میں مفسر عظام کا اسلوب درج ذیل نکات پر مشتمل ہے۔

۱۔ سب سے پہلے سورت کا نام، سورت کے مکی، مدنی ہونے کا ذکر کرتے ہیں اور سورت کی آیتوں کی تعداد ذکر کرتے ہیں، پھر اس کے بعد آیات ذکر کرتے ہیں

۲۔ پھر آیت کے بعد سب سے پہلے "شرح الکلمات" کا عنوان قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت قرآن کریم کے مشکل اور غریب الفاظ کی تشریح کرتے ہیں، مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے ہیں۔

۳۔ "معنی الآیات" کا عنوان قائم کرتے ہیں اس کے تحت آیت کی مختصر اجمالی اور عام فہم تشریح کرتے ہیں

۴۔ اس کے بعد "ھدایۃ الآیات" کا عنوان لا کر اس کے تحت آیت سے مستنبط احکام، فوائد اور مسائل کا تذکرہ نمبر وار کرتے ہیں۔ نیز کبھی کبھار "ہدایۃ الآیات" کی تشریح کے بعد "شرح الجمل" کے تحت مرکب کلمات کی تفسیر و توضیح کا بھی اہتمام کیا ہے۔ اسی طرح معنی الآیات کہہ کر کہی کہی آیات کی مختصر مگر جامع تفسیر بھی بیان کرتے ہیں اور اسی کے ذیل میں اگر آیات کے شان نزول ہو تو اسے بھی بیان فرماتے ہیں۔[1]

**امتیازی خصوصیات:**

(۱) کتاب متوسط لکھی گئی ہے، نہ اتنی مختصر کہ سمجھنے میں خلل ہو اور نہ اتنی طویل کہ پڑھنے سے اکتاہٹ ہونے لگے۔

(۲) عقائد، اسماء و صفات کی تشریح میں اسلاف کے منہج کی پیروی کی گئی ہے۔

(۳) احکام الفقہیہ کے بیان میں اس بات کا خوب اہتمام کیا گیا ہے کہ مذاہب اربعہ سے خروج نہ ہو بلکہ ان کے دائرے میں رہ کر مسائل کا ذکر کیا جائے۔

(۴) اسرائیلی روایات سے چاہے وہ صحیح ہو یا سقیم تفسیر میں گریز کیا گیا ہے، البتہ جہاں کہی آیت کو سمجھنے کے لیے اسرائیلی روایت کی ضرورت پڑی وہاں "وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج" کا سہارا لیتے ہوئے اسرائیلی روایت بیان کر دی گئی۔

(۵) تفسیری اختلافات کا ذکر اس میں مذکور نہیں۔

1 ابو بکر الجزائری،جابر بن موسیٰ،ایسر التفاسیر،جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۹ تا ۲۱،مکتبہ العلوم والحکم،المدینۃ المنورہ

۲۔ ایضاً ج ا ص ۲۰

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

(۶) کسی آیت کے معنی میں مفسرین کا اختلاف ہو تو اس میں اس قول کا التزام کیا گیا ہے جس کو علامہ ابن جریر طبریؒ نے اپنی تفسیر میں ترجیح دی اور بعض توجیہات میں علامہ ابن جریر طبری کی رائے کو ترک کیا گیا ہے۔

(۷) کتاب کو شواہد عربیہ یعنی اشعار اور محاورات سے، اسی طرح نحوی صرفی مسائل اور بلاغت کے مسائل ومباحث سے خالی چھوڑا گیا۔

(۸) کتاب میں قرأت کے بیان کو غیر ضروری سمجھا گیا ہے، صرف شاذونادر مقامات میں جن کا سمجھنا قرأت پر موقوف تھا بیان کی گئی ہے۔ نیز احادیث میں صرف صحیح اور حسن پر اکتفا کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ کتاب میں احادیث کے مصادر مذکور نہیں۔[2]

**مصادرومراجع:**

مفسرؒ نے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا ہے:

(۱) تفسیر ابن کثیر (۲) تفسیر طبری (۳) روح المعانی (۴) فتح القدیر (۵) تفسیر قرطبی (۶) احکام القرآن للجصاص (۷) زادالمسیر۔

(۸) تفسیر المنار

**2۔ صفوۃ التفاسیر**

**تعارف:**

یہ علامہ محمد علی بن محمد جمیل الصابونیؒ کی تفسیر ہے آپ نے شہر حلب کے ایک علمی گھرانے میں ۱۹۳۰ء میں آنکھ کھولی اور اپنے شہر کے مشہور اور ممتاز علماء کی نگرانی میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ تعلیمی سلسلہ کو بڑھاتے ہوئے مدرسہ تجاریہ سے منسلک ہوئے اور وہاں ایک سال پڑھنے کے بعد حلب کے مشہور مدرسہ خسرویہ میں داخلہ لے لیا۔ ۱۹۴۹ء میں علامہؒ مدرسہ خسرویہ سے علوم دینیہ وعصریہ سے مزین ہو کر سند فراغت حاصل کی پھر شام کے وزارت اوقاف کی جانب سے موصوف مزید حصول علم کے لیے جامعہ از ہر مصر روانہ کئے گئے، جہاں انہوں نے ۱۹۵۴ء میں قضاء شرعی میں پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کر لی۔ آپ نے وقت کے متبحر اور عظیم علماء جن میں سے شیخ محمد سعید ادبی، شیخ محمد نجیف سراج اور شیخ راغب طباح، شیخ محمد نجیب خیاطہ، شیخ احمد الشماع سے اکتساب فیض کیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں میں سب سے زیادہ مقبولیت "صفوۃ التفاسیر" کو دی ہے اور یہی تفسیر چار دانگ عالم میں ان کی عزت، عظمت اور شہرت کا ذریعہ بنی ہے۔ علامہ علی الصابونیؒ بڑی عرق ریزی کے ساتھ یہ تفسیر پانچ سال میں مرتب کی، انہوں نے اس کتاب کو لکھنے کے لیے دن رات ایک کر دیا اور اس کے لیے مستند اور معتمد تفاسیر کا بھرپور مطالعہ کیا، جب تک ان تفاسیر کو نہ دیکھ لیتے صفوۃ التفاسیر کا تھوڑا سا حصہ بھی نہ لکھتے۔ خود فرماتے ہیں: وقد مکثت فی تالیف ہذا التفسیر خمس سنوات أواصل فیہ اللیل بالنھار، وما کنت أکتب شیئاً حتی أقرأ ماکتبہ المفسرون فی أمھات کتب التفسیر الموثوقۃ۔[3]

**منہج:**

اس تفسیر میں مفسر عظام کا اسلوب درج ذیل نکات پر مشتمل ہے۔

علامہ الصابونیؒ بذات خود اس تفسیر کے مقدمہ میں اس کا منہج اور اسلوب واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وقد سلک فی طریقی تفسیر الکتاب العزیز الاسلوب الآتی:

اولا: بین یدی السورۃ وھو بیان اجمالی للسورہ الکریمہ وتوضیح مقاصدھا الاساسیہ۔

ثانیا: المناسبۃ بین الآیات السابقۃ والآیات اللاحقۃ۔

---

[2] ابو بکر الجزائری، جابر بن موسیٰ، ایسر التفاسیر، جلد ۱، مقدمہ ص؟تا ص؟، مکتبہ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ، سن اشاعت ن۔د
[3] ۔ محمد علی، الصابونی، صفوۃ التفاسیر، ج ۱ ص ۲۲

ثالثا:اللغۃ مع بیان الاشتقاق اللغوی والشواہد العربیہ۔

رابعا:سبب النزول۔

خامسا:التفسیر۔

سادسا:البلاغۃ۔

سابعا:الفوائد واللطائف۔4

یعنی میں نے کتاب عزیز کی تفسیر میں مندرجہ ذیل اسلوب اختیار کیا ہے۔

ا۔"بین یدی السورہ"اس میں سورت کے مکی اور مدنی ہونے کی وضاحت کرتے ہیں آیت کی تعداد بتاتے اور سورت کے اساسی اور بنیادی مقاصد بیان کرتے ہیں۔

(۲) آیات سابقہ اور لاحقہ کے درمیان مناسبت بیان کرتے ہیں۔

(۳)"اللغۃ"کے تحت لفظ کا لغوی معنی اور اس کا اشتقاق لغوی بیان کرتے ہیں غریب الفاظ کی تشریح اور اس میں جا بجا عربی شواہد اور اشعار کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(۴) سبب نزول بیان کرتے ہیں۔

(۵)"التفسیر"کا عنوان لگا کر اس کے تحت آیات کی مختصر مگر جامع اور مطالب خیز تفسیر بیان کرتے ہیں۔

(۶)"البلاغۃ"کے تحت آیات میں موجود بلاغت کے نکات بیان کرتے ہیں۔یہ اس تفسیر کی ایک بڑی اور اہم خصوصیت ہے کہ اس میں باقاعدہ"البلاغۃ"کا عنوان ڈال کر آیت میں بلاغت کے نکتوں کو نمبر وار بیان کیا گیا ہیں۔

(۷)"الفوائد"کا عنوان لگانے کے بعد اس کے ذیل میں مختلف فوائد اور لطائف بیان کئے گئے ہیں۔5

**امتیازی خصوصیات:**

ا۔مستند اور صحیح احادیث کی روشنی میں سورتوں کے فضائل بیان کرنے کا اہتمام بھی فرمایا ہے جس کے لیے وہ"فضلھا"کا عنوان باندھتے ہیں۔

۲۔سورتوں کے متعدد نام اور وجہ تسمیہ بھی بیان کرتے ہیں۔

۳۔کہیں کہیں کسی اہم بات کی طرف متوجہ کرنے کے لیے"تنبیہ"کا عنوان لگا کر اسے بیان کرتے ہیں۔

۴۔بعض دفعہ"لطیفۃ"کے عنوان سے آیت مبارکہ کے رموز و اسرار کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔

۵۔اسرائیلیات اور غیر مستند روایات سے اجتناب نوٹ کیا گیا ہے۔6

یہ تفسیر تین جلدوں میں مکتبہ رحمانیہ سے تخریج شدہ طبع ہے اور مکتبہ"دار الصابونی"سے ایک جلد میں طبع ہے۔

**مصادر و مراجع:**

**وماکنت أکتب شیئاًحتی أقرأ ماکتبہ المفسرون فی أمھات کتب التفسیرالموثوقۃ۔**7

آپ کی اس قول کو مد نظر رکھ کر لگتا ہے کہ آپ نے درج ذیل امہات کتب تفسیر سے استفادہ کیا ہے۔

تفسیر بالروایہ میں بنیادی طور پر تفسیر طبری اور تفسیر ابن کثیر سے استفادہ کرتا ہے۔

اور تفسیر بالدرایہ میں تفسیر ظلال القران اور تفسیر المنار سے اخذ کرتا ہے۔

---

4 ۔ایضاً

5 نفس مصدر،ج1،ص15۔

6 ۔ صفوۃ التفاسیر:ج۱،ص۲۲، مکتبہ رحمانیہ

7 ۔ محمد علی،الصابونی،صفوۃ التفاسیر،ج۱ ص۲۲

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

فقہی احکام میں تفسیر قرطبی اور احکام القرآن للجصاص سے اخذ کیا جاتا ہے

### 3۔ تفسیر المعین علی تدبر القرآن المبین

**تعارف:**

یہ شیخ مجد بن احمد مالکی کی تفسیر ہے۔ شیخ مجد نے تفسیر میں تدبر قرآن پر ایک اہم مقدمہ لکھا جس میں تدبر قرآن کی اہمیت، تدبر کا لغوی اصطلاحی معنی، تدبر قرآن کی اہمیت پر اترنے والی آیات ترتیب وار مذکور ہے۔[8]

مصنف نے کتاب کو حاشیہ کی طرح لکھی ہے کہ درمیان میں قرآن کریم کی آیتیں اور اطراف میں تفسیر و توضیحات ہے۔ تفسیر ایک جلد پر مشتمل ہے اس لیے تلاوت کے دوران ہی آیت کے معنی کے سمجھنے میں جو مدد ملتی ہے وہ متعدد جلدوں والوں تفسیر میں نہیں ملتی، نیز حجم کے چھوٹا ہونے کی وجہ کتاب کا اٹھانا بھی بہت آسان ہے۔ نیز اس کے مقدمہ میں مولف نے اپنی تفسیر کے ماخذ و مصادر کے ساتھ ساتھ وقوع اغلاط کا اعتراف اور کتاب کے مفید ہونے کی امید کی ہے۔

یہ تفسیر ایک جلد میں مکتبہ "موسسۃ الریان" سے طبع ہے۔

**امتیازی خصوصیات:**

(۱) ہر آیت کی تفسیر علیحدہ علیحدہ کی گئی ہے، تفسیر میں شاذونادر نص قرآنی کا اعادہ ہوا ہے ورنہ پوری کتاب میں تفسیر کے دوران الفاظ قرآن کے اعادہ کا بالکل التزام نہیں کیا گیا ہے۔[9]

(۲) تفسیر کی ابتداء میں آیت نمبر تحریر کر دیا گیا۔

(۳) تفسیر میں نحو، صرف کے مسائل اور مختلف قرآت کے نقل سے اجتناب کیا گیا ہے۔

(۴) تفسیر میں قراءت کے حوالہ سے صرف ان روایات کا التزام کیا گیا ہے جو امام حفصؒ نے امام عاصمؒ سے لی۔ اور ان ہی روایت قراءت کے حاشیہ میں تفسیر و توضیح بیان کی گئی ہے۔

(۵) کتاب میں حتی الامکان اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ تفسیر اس مقدار میں ہو کہ جس میں "مصحف المدینۃ النبویہ" کا حاشیہ سما سکے تا کہ لوگوں کی زبان، عقل اور تلاوت قرآن پاک کا حق ادا کر سکے۔

(۶) اس میں مباحث کی سہولت، فہم قرآن اور تدبر قرآن کی تسہیل پیش کی گئی ہے۔[10]

**مصادر و مراجع:**

مصنف نے اس تفسیر کے لیے سب سے زیادہ استفادہ علامہ خازن علی بن محمد (متوفی: ۷۴۱) کی تفسیر "لباب التأویل فی معانی التنزیل" اور اپنے شیخ علامہ عبد الرحمن المیدانیؒ (متوفی: ۱۴۲۵) کی کتاب "التدبر العمیق" سے کی ہے۔ ان کے علاوہ مصنف نے عمومی طور پر جن مصادر اور ماخذ کی طرف مراجعت کی ان کا نام مصنف نے خود ذکر کر دیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

ورجعت فی تفسیری ھذا الی المصادر کثیرۃ سوی ماذکرت علی الاستئناس والاسترشاد کالتسہیل لابن الجوزی، وتفسیر النسفی وابن کثیر، والجواہر الاحسان فی تفسیر القرآن "لعبد الرحمن الثعالبی و" تفسیر الجلالین "المحلی والسیوطی و" السراج المنیر "للخطیب الشربینی۔[11]

ترجمہ: اس تفسیر کے لیے میں نے بطور انسیت اوپر ذکر ہونے والی تفاسیر کے علاوہ بہت سے مصادر کی طرف مراجعت کی ہے، جیسے ابن الجوزی کی التسہیل، تفسیر النسفی، ابن کثیر، عبد الرحمن الثعالبی کی الجواہر الاحسان فی تفسیر القرآن، علامہ محلی اور علامہ سیوطی کی جلالین اور خطیب الشربینی کی السراج المنیر ہے۔

---

[8] المعین علی تدبر قرآن المبین، ص2۔
[9] ۔ نفس مصدر، ص3۔
[10] نفس المصدر ص8۔
[11] نفس المصدر ص9۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

### 4۔حدائق الروح والریحان

**تعارف:**

یہ شیخ علامہ محمد امین بن عبد اللہ الہری الشافعی کی مرتب کردہ تفسیر ہے۔ آپ عصر حاضر کے علماء عرب میں بڑا مقام رکھتے ہیں۔ موصوف حبشہ میں بویطہ بستی کے محلہ "الہر" میں بروز جمعہ بعد العصر ذوالحجہ ۱۳۴۸ھ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں والدہ کا انتقال ہو گیا تو پرورش اور تربیت کی ذمہ داری والد نے سنبھالی۔[12]

چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کی تعلیم مکمل کرلی، پھر فقہ او دیگر علوم کے لیے مدارس کارخ کیا، فقہ شافعی کی بہت سی مختصر کتابیں ازبر یاد کرنے کی سعادت حاصل کی۔[13]

بعد ازاں اپنے شیخ حضرت علامہ ابو محمد موسیٰ بن محمد الادیل کے پاس گئے اور ان کی صحبت میں سات سال رہ کر علم الفقہ کی تعلیم حاصل کی، پھر شیخ محمد موسیٰ نے انہیں علم النحو کی طرف متوجہ کیا، علم النحو کے ساتھ ساتھ موصوف نے، بلاغت، عرض، منطق اور معقولات کی کتابوں میں مشغول ہو کر ان فنون میں خوب محنت کی۔ موصوف بچپن سے بڑے ہونے تک قلیل النوم تھے، بڑے ہونے کے بعد موصوف چوبیس گھنٹوں میں صرف چار گھنٹے سوتے ہیں باقی اوقات علمی مذاکرات، درس و تدریس میں صرف کرتے تھے۔ موصوف نے اپنے شیخ کی ایک جانب حلقہ لگا کر متذکرہ بالا فنون کی تدریس کے علاوہ شیخ سے استفادہ بھی جاری رکھا۔

موصوف کا سلسلہ درس فجر کی نماز کے بعد شروع ہو کر عشاء کی نماز تک جاری رہتا ہے، موصوف اس دورانیہ میں مختلف فنون کے ۲۷ گھنٹے پڑھاتے تھے۔[14]

انہوں نے ۱۳۹۸ھ میں حبشہ سے سعودیہ کی طرف ہجرت کرلی اور وہاں دار الحدیث الخیریہ میں ۱۴۰۰ھ سے باقاعدہ تدریس کا آغاز کر کے اس سلسلے کو حرمین کے ارباب ریاست کی اجازت سے ۸ سال تک مسجد حرام میں جاری رکھا۔[15]

آپ کی تالیفات میں سے البیان الظریف علی العنوان الشریف خاص طور پر قابل ذکر ہے۔[16]

**منہج:**

اس تفسیر میں مفسر عظام کا اسلوب درج ذیل نکات پر مشتمل ہے۔

ا۔ آیات ذکر کرنے کے بعد سورت کے مکی مدنی ہونے کی وضاحت کرتے ہیں اور آیات کی تعداد بتاتے ہیں۔

۲۔ اس کے بعد پہلا عنوان قائم کرتے ہیں "المناسبۃ" کا، اس کے تحت یہ ماقبل سے ربط بیان کرتے ہیں، سورت کا سورت کے ساتھ ربط، آیات کا آیات کے ساتھ ربط واضح کرتے ہیں، جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی آیات اور مضامین کی آپس میں بہت زیادہ یکسانیت ہے۔[17]

۳۔ اس کے بعد یہ دوسرا عنوان قائم کرتے ہیں "اسباب النزول" کا، اس کے تحت یہ روایات کی روشنی میں شان نزول بیان کرتے ہیں اور حاشیہ میں اس کا حوالہ بھی بیان کر دیتے ہیں، اگرچہ مکمل تخریج سے حوالہ تو نہیں لکھتے کہ شان نزول کس تفسیر یا کس کتب حدیث سے لیا گیا ہے البتہ اجمالا حوالہ دے دیتے ہیں کہ یہ بخاری سے یا مسلم سے یا ابن جریر سے یا ابن کثیر سے ہے۔

۴۔ اس کے بعد "التفسیر واوجہ القراآت" کا عنوان لگاتے ہیں، اس عنوان کے تحت قرائت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اگر ایک لفظ میں متعدد قراتیں ہیں، جیسے ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ بھی ہے ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ بھی ہے، تو اس طرح اگر ایک لفظ میں متعدد قراتیں ہوں تو ان قراتوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

---

[12] ـ الهرري، تفسير حدائق الروح والريحان في روابي علوم القرآن،الناشر: دار طوق النجاة، بيروت – لبنان،الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م،ج1ص6۔

[13] ۔نفس المصدر

[14] ۔نفس المصدر،ج1ص11

[15] ۔نفس المصدر

[16] ۔مصدر السابق ج1،ص11۔

[17] ۔نفس مصدر ج1،ص46۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

۴۔ چوتھا عنوان "المعنی" کا قائم کرتے ہیں، اس کے تحت آیت کا معنی بیان کرتے ہیں، آیت کی مختصر تشریح ذکر کرتے ہیں۔

۵۔ پانچواں عنوان "الاعراب" کا ہے، اس کے تحت ترکیب بیان کرتے ہیں۔

۶۔ مصنف اس تفسیر میں پانچ سے چھ آیات کی تشریح میں درج بالا عنوانات قائم کرتے ہیں اور پینتیس سے چالیس صفحات میں ان کی وضاحت ہوتی ہے، ایک جلد تقریباً ایک سپارہ کا ہے لھٰذا یہ تفسیر ۳۰ جلدوں میں الدکتور ہاشم محمد علی کی مراجعت کے ساتھ مکتبہ "دار طوق النجاۃ" بیروت سے طبع ہے

**امتیازی خصوصیات:**

۱۔ اس تفسیر کے شروع میں ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ایک مفید مقدمہ ہے جو ۳۰ فصلوں پر قائم ہے۔[18]

۲۔ پہلی فصل قرآن کے تعلیم، تلاوت اور فضیلت کے بیان میں ہے۔

۳۔ دوسری فصل میں تلاوت کی کیفیت، اس کے مکروہات، محرمات کا ذکر ہے۔

۴۔ تیسرے میں اہل علم اور حاملین قرآن کو ریاکاری سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

۵۔ وعلیٰ ھذا القیاس اعراب قرآن، تعلیم قرآن، تفسیر قرآن کی فضیلت، مبداء تفسیر، تفسیر بالرای کی وعید اور مفسرین کے مراتب، تفسیر بالسنۃ، سبعۃ احرف والی حدیث، ترتیب سورت اور ترتیب آیات، جمع قرآن اور مصحف عثمانی، قرآن کریم کی آیات، حروف اور کلمات کی تعداد اور ناسخ منسوخ وغیرہ پر بھی فصلیں قائم کی ہیں۔

۶۔ چھٹے نمبر پر "التصریف ومفردات اللغۃ" کا عنوان لگاتے ہیں، اس کے تحت یہ آیات کے لغوی معنی کی تشریح بیان کرتے ہیں، غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، صرفی لحاظ سے اگر صیغہ میں تعلیل ہوئی ہو وہ بیان کرتے ہیں۔ صیغہ کی تعین کرتے ہیں کہ کس باب سے کون سا صیغہ ہے؟ مجرد ہے یا مزید ہے اور آئمہ لغت کے حوالے سے آیت کے معنی کی تشریح کرتے ہیں۔[19]

۷۔ سب سے آخر میں "البلاغۃ" کا عنوان قائم کرتے ہیں، اس کے تحت بلاغت کے نکات بیان کرتے ہیں۔ عموماً ڈیڑھ سے دو صفحات میں پانچ سے چھ آیات کے تقریباً چودہ سے پندرہ نقطے ہوتے ہیں مصنف نے ان نکات کو اس قدر سہل لکھا ہے کہ بلاغت بآسانی سمجھ میں آتی ہے۔

۸۔ اس تفسیر کے مطالعہ سے بیک وقت انسان کو سب چیزیں معلوم ہوتی ہیں، یعنی صرف نحو، بلاغت، معانی، مفردات، آیات کی مناسبت شان نزول، فقہاء کے اختلافات مذاہب، فقہی مسائل، استنباطات۔

۹۔ نیز اس میں سورتوں کے فضائل اور "التنبیۃ" کے عنوان سے کہیں کہیں اہم بات کی طرف توجہ بھی دلائی گئی ہے۔[20]

**مصادر و مراجع:**

مصنف نے تمام ابتدائی تفاسیر کو سامنے رکھ کر یہ تفسیر مرتب کی ہے ہاں زیادہ تر استفادہ "البحر المحیط" اور امام مراغیؒ کی تفسیر "مراغی" سے کیا ہے۔ جب کی صرفی اور نحوی تراکیب میں زیادہ تر امام خلیل بن احمد، امام کسائی اور امام فرح کے حوالے نوٹ کیے گئے۔

## 5۔ التفسیر الواضح

**تعارف**

یہ علامہ ڈاکٹر محمد محمود الحجازی کی تفسیر ہے۔ شیخ محمد محمود الحجازی جامعہ الازہر کے علماء میں سے ہے۔ انہوں نے جامعۃ الازہر سے دستار فضیلت حاصل کی۔ موصوف نے چند اہم موضوعات پر قلم اٹھایا۔ ان کی سب سے اہم تصنیف زیر تبصرہ تفسیر "التفسیر الواضح" ہے۔

---

[18] نفس مصدر، ج1ص46
[19] نفس مصدر
[20] ۔ نفس مصدر

ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

**منہج:**

اس تفسیر میں مفسر عظام کا اسلوب درج ذیل نکات پر مشتمل نوٹ کیا گیا ہے۔

۱۔ مکی مدنی کی وضاحت کے ساتھ ساتھ آیات کی تعداد بتاتے ہیں۔

۲۔ پھر آیتوں کا مرکزی اور بنیادی عنوان لگاتے ہیں۔

۳۔ عموماً تمام آیات کی وضاحت میں اولاً ''المفردات'' کا عنوان ڈال کر آیات کے مشکل اور غریب الفاظ کا معنی اور وضاحت بیان کرتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر ''المعنی'' کا عنوان قائم کرتے ہیں، اس کے تحت مصنف آیات کا مختصر مفہوم او تفسیر بیان کرتے ہیں۔

۴۔ کہیں کہیں ''المناسبۃ'' کا مضمون ڈال کر آیتوں کے مابین ربط واضح کرتے ہیں۔

۵۔ اگر آیتوں کا شان نزول ہو تو انہیں ''اسباب النزول' کے نہایت اختصار کے ساتھ بیان فرماتے ہیں۔

یہ تفسیر مکتبہ ''دار الجیل الجدید'' بیروت سے تین جلدوں میں طبع ہے۔21

**تقابل**

درج بالا تفاسیر کے مناہج میں درج ذیل پہلو نمایاں نوٹ کیے گئے:

- **لغوی ونحوی تحقیق:** حدائق الروح میں نمایاں
- **اختصار وسادگی:** ایسر التفاسیر میں
- **روایتی خلاصہ:** صفوۃ التفاسیر
- **تدبر وفکر:** المعین
- **دعوتی انداز:** التفسیر الواضح

یہ تنوع اس بات کی دلیل ہے کہ معاصر تفاسیر مختلف علمی وفکری ضروریات کو پورا کرتی ہے 23

**عصری تطبیق**

یہ تفاسیر درج ذیل میدانوں میں اہم کردار ادا کرتی ہیں:

- **فکری رہنمائی:** الحاد اور جدید افکار کا رد
- **سماجی اصلاح:** اخلاقی اقدار کی بحالی
- **تعلیم:** نصاب میں شمولیت
- **دعوت:** جدید ذرائع کے ذریعے اشاعت

---

[21] ۔ الحجازي، محمد محمود، التفسير الواضح،الناشر: دار الجيل الجديد – بيروت،الطبعة: العاشرة - 1413 ھ،ج1ص5۔

[23] ۔ فضل حسن عباس، *التفسير: اساليبه واتجاهاته* (عمان: دار النفائس، 2005)، 221۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

**نتائج بحث:**

زیر نظر تحقیق میں پندرھویں صدی ہجری کی پانچ اہم معاصر عربی تفاسیر — ایسر التفاسیر، صفوۃ التفاسیر، المعین علی تدبر القرآن المبین، حدائق الروح والریحان، اور التفسیر الواضح — کا تقابلی و تحلیلی مطالعہ پیش کیا گیا۔ اس جائزے کے نتیجے میں یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ معاصر تفسیری ادب نے نہ صرف کلاسیکی روایت کو محفوظ رکھا ہے بلکہ اسے جدید فکری اور سماجی تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ بھی کیا ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان تفاسیر کے مناہج میں تنوع پایا جاتا ہے، تاہم ان سب کا بنیادی ہدف قرآنِ مجید کو عام فہم اور قابلِ عمل انداز میں پیش کرنا ہے۔ ایسر التفاسیر اور التفسیر الواضح جیسی تفاسیر سادگی، اختصار اور دعوتی اسلوب کی نمائندگی کرتی ہیں، جبکہ صفوۃ التفاسیر کلاسیکی تفسیری ذخیرے کو منظم اور خلاصہ شکل میں پیش کرتی ہے۔ اس کے برعکس حدائق الروح والریحان علمی گہرائی، لغوی و نحوی تحقیق اور فقہی مباحث کے اعتبار سے نمایاں حیثیت رکھتی ہے، جبکہ المعین علی تدبر القرآن المبین تدبرِ قرآن اور فکری و موضوعاتی انداز کو فروغ دیتی ہے۔

مزید برآں، اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ان تفاسیر کی امتیازی خصوصیات میں سادہ اور عام فہم اسلوب، کلاسیکی و جدید مناہج کا امتزاج، تدبرِ قرآن پر زور، اور دعوتی و اصلاحی پہلو شامل ہیں۔ یہ تفاسیر نہ صرف علمی حلقوں کے لیے مفید ہیں بلکہ عام قارئین کے لیے بھی قرآن فہمی کو آسان بناتی ہیں۔ اسی طرح ان میں تعلیمی و تدریسی افادیت بھی نمایاں ہے، جس کی وجہ سے یہ مدارس اور جامعات کے نصاب میں شامل کیے جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

عصری معنویت کے اعتبار سے یہ تفاسیر موجودہ دور کے فکری اور سماجی چیلنجز کا مؤثر جواب پیش کرتی ہیں۔ الحاد، مادیت اور اخلاقی زوال جیسے مسائل کے مقابلے میں یہ قرآن کی روشنی میں متوازن اور معتدل رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ مزید یہ کہ ان کا اسلوب جدید تعلیم یافتہ طبقے کے لیے قابلِ قبول ہے، جس سے دعوتِ دین اور اصلاحِ معاشرہ کے میدان میں ان کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔

تاہم، تنقیدی جائزے سے یہ بھی واضح ہوا کہ بعض تفاسیر میں اختصار کی وجہ سے گہرائی کا فقدان پایا جاتا ہے، جبکہ بعض میں جدید سائنسی یا فلسفیانہ مباحث کو تفصیل سے شامل نہیں کیا گیا۔ اس کے باوجود مجموعی طور پر یہ تفاسیر ایک متوازن اور جامع تفسیری روایت کی نمائندگی کرتی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ پندرھویں صدی ہجری کی یہ منتخب عربی تفاسیر قرآن فہمی کے ایک ایسے ارتقائی مرحلے کی عکاسی کرتی ہیں جہاں روایت اور جدت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے، اور یہی امتزاج انہیں عصرِ حاضر کے لیے نہایت مؤثر اور بامعنی بناتا ہے۔